علما حق............علما سُوء

فکرِ آخرت نہ ہو تو علم زہریلا سانپ بن جاتا ہے اور یہی علم اگر اللہ کیلئے استعمال ہو تو ان شا اللہ جنت کا ضامن بن جائے گا۔ دنیا کا علم کسبِ دنیا تک ہے۔ اس کا نفع و ضرر اُصولاً یہیں ختم ہو جائے گا۔ مگر علم دین کا نفع دنیا و آخرت دونوں میں ہے۔ اگر علماء یہود و نصاریٰ کی طرح دین کے نام پر حاصل ہونے والے علم کو محض دنیا کے مقاصد و مفاسد کیلئے استعمال کیا تو دونوں جہانوں میں بربادی کا باعث ہوگا۔ ایسے ہی لوگوں کو علماء سُوکہا جاتا ہے۔ ان کا کام سی آئی ڈی میں بھرتی ہو کر صرف اپنے بھائیوں کا گوشت کھانا (چغلیاں کرنا) ہے۔

اپنے مفادات کیلئے حکومتی مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ بدمعاش اور بے دین سیاسی لیڈروں سے مل کر خوش ہونا ہے۔ دنیاداروں کا ریزہ خوار اور وڈیروں، سرمایہ داروں کا محتاج بن کر رہنا ہے۔ جن کا علم ان کاموں میں صرف ہو، وہ یقیناً ان کیلئے سانپ ہے۔ دنیا میں عزت باقی رہے گی نہ قبر میں سکون ہو گا اور نہ آخرت میں سرخرو ہوں گے۔

وہاں وہی لوگ کامیاب ہوں گے جنھوں نے علم کی حفاظت کی۔ یعنی اس کو عملِ صحیح پر خرچ کیا۔ فکر آخرت کی تو ان شاءاللہ راحتِ قبر بھی نصیب ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تصورات سے ماورا اجر عطاء فرمائیں گے۔

اللہ مالکِ مطلق ہے اس کی قدرت و عطاء بے پناہ ہے تو اس کی پکڑ اور سزا بھی بے پناہ ہے۔ (والعیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں انّما یَخشَی اللہ مِن عبادہ العُلماء اللہ سے ڈرنے کا حق علماء حق ہی ادا کر سکتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہمارے دور میں ایسے علماء نہیں ہوئے، بہت ہوئے ہیں لیکن قوم کی اکثریت نے ان کی قدر نہیں کی۔ فاسق و فاجر اور ظالم و غدار سیاسی لیڈروں کی خاطر ان کی مسلسل توہین و تذلیل کی۔ نتیجتہً آج پوری قوم اس کے وبال و عذاب میں گرفتار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علماء حق کی پیروی کی توفیق عطاء فرمائیں (آمین)

جانشین امیر شریعت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ
اقتباس خطاب جامعہ قادریہ رحیمیار خان ۲۳ اگست ۱۹۹۰ء